# اَخلاقِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی جھلکیاں

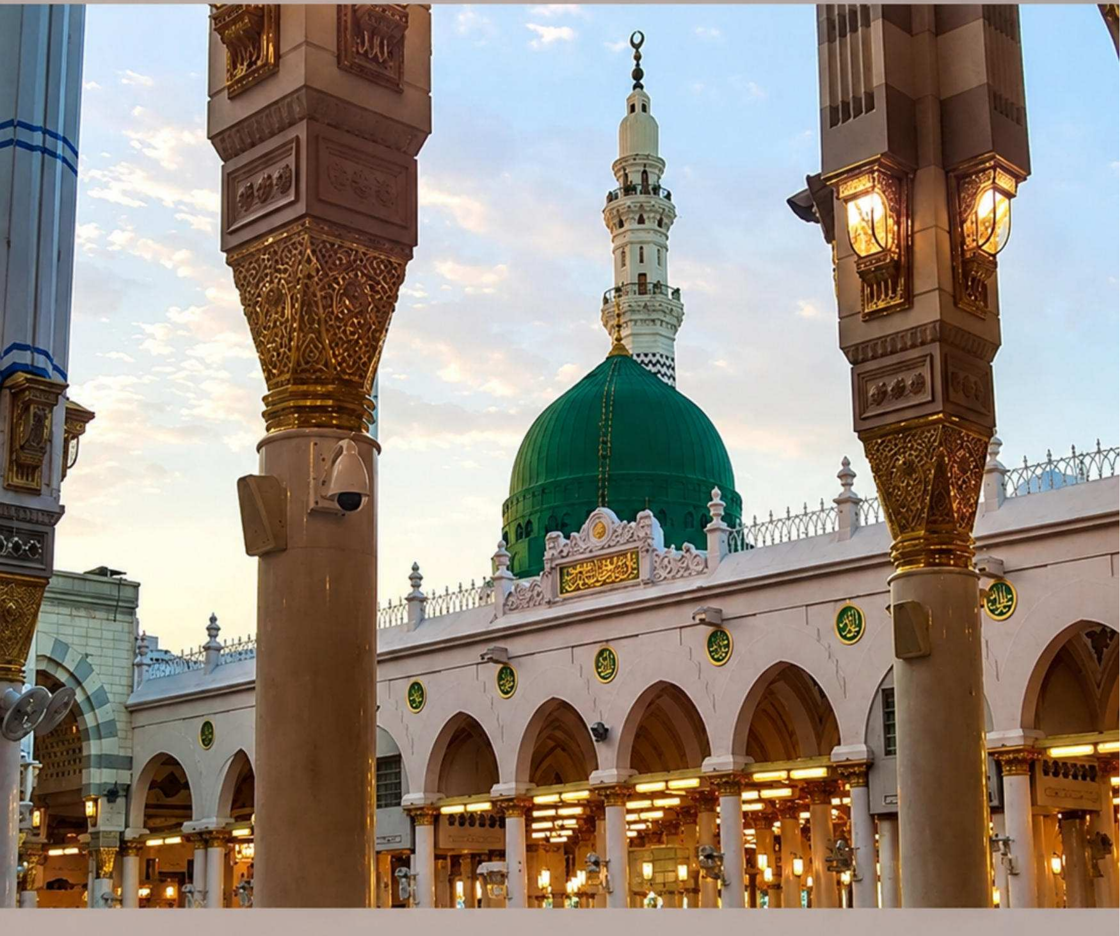

۸ربیع الاول ۱۴۴۸/ ۲۰۲۶ کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنْ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

**پیارے اسلامی بھائیو!** جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **”فتاویٰ شامی“** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

## دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے: جو شخص صُبْح و شام مجھ پر دس دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا بروزِ قیامت اُسے میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔ [1]

1 ۔۔۔ الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، الترغیب فی آیات واذکار ۔۔۔ الخ، ۱/ ۳۱۲، حدیث: ۹۹۱

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے اسلامی بھائیو!** یقیناً ایک مسلمان کیلئے ہر ہر معاملے میں حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک سیرت ایک بہترین نمونہ ہے جسے بھرپور انداز میں اپناتے ہوئے مسلمان دُنیا و آخرت کی کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں، لہٰذا آج ہم اپنے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مُبارَکہ میں سے اُن اخلاقِ کریمانہ کے بارے میں سُنیں گے جن کی بلندی و عظمت کو اللہ پاک نے قرآنِ کریم کے اُنّتیسویں (29ویں) پارے سورۃُ القلم کی آیت نمبر 4 میں یُوں بیان فرمایا:

1…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝۴ (پ ۲۹، القلم:۴) ترجَمۂ کنز الایمان: اور بے شک تمہاری خُوبُو بڑی شان کی ہے۔

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بِعْثَت کا مقصد اور حُسنِ اَخلاق کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ یعنی مجھے اَخلاق کے حسن وخوبی کو مکمل کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا ہے۔ (1)

ترے خُلْق کو حَق نے عظیم کہا تری خِلْق کو حق نے جمیل کِیا
کوئی تُجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شَہا! ترے خالِقِ حُسن واَدا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص ۸۰)

آیئے! آج ہم اَخلاقِ مُصْطَفٰے کی چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں، چُنانچہ

## اَخلاقِ مُصْطَفٰے کی بہترین مثال

حضرت زید بن سَعنَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جو (اسلام لانے سے) پہلے ایک یہودی عالِم تھے، انہوں نے ایک بار حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کچھ کھجوریں خریدی تھیں۔ کھجوریں دینے کی مُدّت میں ابھی 2 یا 3 دن باقی تھے کہ اُنہوں نے مسجد میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دامن و چادر پکڑ کر نہایت تیز نظروں سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف دیکھتے ہوئے یوں کہا: اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! عبدُ المطّلِب کی ساری اولاد کا یہی طریقہ ہے کہ تم لوگ ہمیشہ لوگوں کے حُقُوق اَدا کرنے میں دیر لگایا کرتے ہو اور ٹال مٹول کرنا تم لوگوں کی عادت بن چکی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر امیرُ المومنین حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نہایت غضب ناک نظروں

1 … مؤطاامام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۲/۴۰۴، حدیث: ۱۷۲۳

سے گھورتے ہوئے اُس سے کہا: اے خُدا کے دُشمن! کیا تو خُدا کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ایسی گُستاخی کر رہا ہے؟ خُدا کی قسم! اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَدب کا لحاظ نہ ہوتا تو میں ابھی اپنی تلوار سے تیرا سَر اُڑا دیتا۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (بطورِ عاجزی) فرمایا: اے عُمَر! تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو یہ چاہیے تھا کہ مجھے اَدائے حق کی ترغیب دے کر اور اِس کو نرمی کے ساتھ تقاضا کرنے کی ہدایت کر کے ہم دونوں کی مدد کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دِیا کہ اے عُمَر! اِس کو اِس کے حق کے برابر کھجوریں دے دو! اور کچھ زیادہ بھی دے دو۔ حضرت عُمَر فارقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جب حق سے زیادہ کھجوریں دیں تو اُنہوں نے کہا: اے عُمَر! میرے حق سے زیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: چونکہ میں نے ٹیڑھی نظروں سے دیکھ کر تمہیں خوفزدہ کر دِیا تھا اِس لئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمہاری دلجوئی کے لئے تمہارے حق سے کچھ زیادہ دینے کا مجھے حکم دِیا ہے۔ یہ سُن کر انہوں نے کہا: اے عُمَر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: نہیں، کہا میں یہودیوں کا عالِم زید بن سَعْنَہ ہوں۔ امیر المؤمنین حضرت عُمَر فارقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: پھر تم نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایسی گستاخی کیوں کی؟ جواب دِیا: اے عُمَر! دراصل بات یہ ہے کہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں موجود نبوت کی تمام نشانیاں پہچان لی تھیں مگر 2 نشانیوں کے بارے میں مجھے اُن کا امتحان کرنا باقی رہ گیا تھا۔ (1) اُن کی قُوَّتِ برداشت ان کے غَضَب پر غالب رہے گی اور (2) جس قدر زیادہ اُن کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جائے گا اُسی قدر اُن کا حِلم (یعنی صبر وتَحَمُّل) بڑھتا جائے گا۔ چُنانچہ میں نے ان دونوں نشانیوں کو بھی ان میں دیکھ لیا، اے عُمَر! آپ گواہ ہو جائیں کہ میں اللہ پاک کے رَبّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نبی ہونے پر راضی ہوا، میں بہت ہی مالدار آدمی

ہوں، آپ گواہ ہوجائیں کہ میں نے اپنا آدھا مال حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت پر صدقہ کردِیا پھر یہ بارگاہِ رسالت میں آئے اور کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام میں آگئے۔ (1)

ترے اَخلاق پر قُرباں ترے اَوصاف پر واری مسلماں کیا عَدُو بھی تیرا قائل یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۴۷)

**شعر کی وضاحت:** یعنی یا رسُولَ اللہ آپ کے عُمدہ اَوصاف اور اچھے اَخلاق پر قربان جاؤں کہ اپنے تو اپنے، غَیر بھی آپ کے اَخلاقِ حَسَنہ اور اَوصافِ حمیدہ سے متأثّر تھے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے کہ اللہ پاک نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کس قدر عُمدہ اَخلاق کا پیکر بنایا ہے کہ کوئی لاکھ دل دُکھاتا، بدتمیزی و بد اَخلاقی پر اُتر آتا، حق طلب کرنے میں بے ادبی کر جاتا، خاندان والوں کو بُرا بھلا کہہ ڈالتا الغرض بد اَخلاقی کی تمام حدیں پار ہی کر ڈالتا مگر قُربان جایئے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ دَاوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خُلقِ عظیم پر کہ اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے کے بجائے ہمیشہ حِلم وبُردباری، صبر و استقامت اور نرمی سے کام لیتے۔ بد اَخلاقی کرنے والے کو ڈانٹنے، مارنے، دھمکیاں دینے، گھورنے یا اُس سے کسی بھی قسم کی بد اَخلاقی کرنے کا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تصوُّر ہی نہیں کِیا جاسکتا بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو بد اَخلاقی سے پیش آنے والے پر بھی لطف و کرم کی بارشیں فرماتے اور اُسے اپنی حسین اَداؤں کا اَسِیر بنالیتے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِسی طرزِ عمل کو سامنے رکھتے ہوئے آج ہم اپنا مُحَاسَبَہ کریں کہ اپنے ذاتی دُشمنوں کو مُعاف کردینے کا یہ جذبہ کیا ہم غُلامانِ رسول کے اندر بھی موجود ہے؟

1 . . . مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، ذکر اسلام زید بن سعنة . . . الخ، ۴/۷۹۳، حدیث: ۶۶۰۲ ملتقطاً وملخصاً

یقیناً ہم خُود تو بڑی بڑی غلطیاں کرکے دُوسروں سے عَفْو و دَرْ گُزر اور مُعافی کی اُمّید رکھتے ہیں مگر کیا ہم نے اپنی حق تلفی ہو جانے پر کبھی کسی مُعافی کے طلبگار، نادم و شر مسار پر شفقت و مہربانی کرتے ہوئے اپنی اَنا کو فنا کرکے اپنے اُس مسلمان بھائی کا عُذر قبول کِیا اور اُسے معاف کرکے اجر و ثواب کمایا یا شیطان کے ہاتھوں کھلونا بن کر مَعَاذَ اللہ گالی گلوچ کرکے یا عار دلا کر اُس مسلمان کی عزّت کی دَھجّیاں اُڑادیں؟

بہرحال ہم سب کو چاہئے کہ ہم نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت و کردار کو اپنے لئے نمونۂ عمل بنائیں، اپنے اَخْلاق سنوارنے کی کوشش جاری رکھیں، اَخلاق سنوارنے کی ترغیب دلاتے ہوئے نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: اَحْسِنْ خُلُقَكَ یعنی اپنے اَخْلاق سنوارو۔[1] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے اندر صبر و تَحَمُّل، حِلم و بُرْدباری، محبت و نرمی، عَفْو و دَرْگُزر، شرم و حیا، بڑوں کا اَدَب و احترام، چھوٹوں پر شفقت و مہربانی، تمام مسلمانوں کیلئے ایثار و ہمدردی اور خیر خواہی جیسی عُمدہ صفات پیدا کریں اور اپنے اچھے اَخْلاق و برتاؤ کے ذریعے رَفتہ رَفتہ مُعاشرے کی بدَاَمْنی و بے چینی کو اَمْن و اَمان اور چین و سُکون میں تبدیل کرنے کی کوشش جاری رکھیں، ہمارا کردار اِس قدر اعلیٰ ہونا چاہئے کہ لوگ ہمارے اَخْلاق دیکھ کر دین کے قریب آئیں اور یہ سوچنے پر مجبور ہوجائیں کہ جب غُلاموں کا اَخْلاق اتنا پیارا ہے تو پھر اِن کے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَخْلاق کس قدر عالیشان ہو گا۔

کردو مالا مال آقا دولتِ اَخْلاق سے خُلق کی دولت سے یہ محروم و بدگُفتار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۷۱)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

1 ... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۴۶، حدیث: ۸۰۲۹

**پیارے اسلامی بھائیو!** اللہ پاک نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنے نبیوں اور رسولوں کو انتہائی اعلیٰ صفات سے مُزَیَّن کرکے مبعوث فرمایا اور سب سے آخر میں ہمارے آقا و مولیٰ، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام نبیوں کی صفات کا جامِع بنا کر اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سَر پر خُلقِ عظیم کا تاج سجا کر دُنیا میں بھیجا، مکی مدنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق کی حُسن و خُوبی کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سَعْد بن ہِشَام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق کے متعلق بتائیے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ؟ میں نے عرض کی: جی ہاں پڑھتا ہوں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرمایا: اللہ پاک کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَخلاق قرآن ہے۔

اعلیٰ حضرت اپنے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" میں اَخلاقِ مُصْطَفٰے کو بیان کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں عرض گُزار ہیں:

ترے خُلْق کو حَق نے عظیم کہا تری خِلْق کو حَق نے جمیل کِیا
کوئی تُجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شَہا! ترے خالِقِ حُسن وادا کی قسم (حدائق بخشش، ص۸۰)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیارے اسلامی بھائیو!** اگر ہمیں کوئی شخص معمولی سی تکلیف پہنچائے یا ذرا سی بھی بد اَخلاقی کا مظاہرہ کرے تو ہم حُسنِ اَخلاق اور عَفْو و دَرْ گُزر سے کام لینے کے بجائے اس کے دُشمن بن جاتے ہیں اور مختلف طریقوں سے اُس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں مگر قربان جائیے رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ حَسَنہ پر کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے جانی دُشمنوں کو بھی مُعاف فرمادِیا کرتے تھے، چُنانچہ مکّہ فتح ہونے سے پہلے جن کُفّارِ بد

اَطوار کی طرف سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اور صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان پر زمین تنگ کر دی گئی تھی، طرح طرح کی دَرْدناک تکلیفیں دی گئی تھیں، مکّہ فتح ہونے اور مسلمانوں کو غَلَبہ حاصل ہونے کے بعد دیگر قیدیوں کے ساتھ ساتھ اُن خونخوار درندوں کو بھی گرفتار کرکے عدالتِ مُصطفٰے میں حاضر کِیا گیا، اگر اس موقع پر کوئی اور دُنیاوی شہنشاہ ہوتا تو شاید اُن کے لئے سخت سے سخت سزائیں تجویز کرتا مگر شہنشاہِ کون و مکاں، رحمتِ دو جہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا آیئے سُنتے ہیں اور مدنی پھول چُنتے ہیں:

## فتحِ مکّہ کے دن عام مُعافی کا اعلان

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب سیرتِ مُصطفٰے کے صفحہ 437 پر ہے کہ ۸ھ میں جب مکّہ فتح ہوا تو تاجدارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شَہَنْشاہِ اسلام کی حَیثیّت سے حرمِ الٰہی میں سب سے پہلا دربارِ عام مُنْعَقِد فرمایا، جس میں اَفْواجِ اِسلام کے علاوہ ہزاروں دُشمنانِ اسلام کا ایک زَبَرْدَسْت ہُجوم تھا۔ اِس شَہَنْشاہی خُطبہ میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صِرف اہلِ مکّہ ہی سے نہیں بلکہ تمام لوگوں سے خطابِ عام فرمایا۔ خُطبے کے بعد شَہَنْشاہِ کونین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس ہزاروں کے مَجْمَع میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سر جُھکائے، نگاہیں نیچی کئے ہوئے، لَرزاں و تَرساں سردارانِ قُریش کھڑے ہوئے ہیں۔ اُن ظالموں اور جفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پتّھروں کی بارش کر چکے تھے۔ وہ خُونخَوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قاتِلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے دَرْد بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَنْدانِ مُبارَک (کے کچھ حصّے) کو شہید اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اَنْور کو لہولہان کر ڈالا تھا۔ وہ اَوباش بھی تھے جو برسہابرس تک اپنی بُہتان

تَراشِیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَلْبِ مُبارَک کو زَخْمی کرچکے تھے۔ وہ سَفّاک و دَرِنْدہ صِفَت بھی تھے جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خُون کے پیاسے بھی تھے، جن کی تِشْنہ لَبی اور پیاس خُونِ نُبُوّت کے سِوا کسی چیز سے نہیں بُجھ سکتی تھی۔ وہ جَفاکار و خُونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حملوں اور ظالمانہ یَلْغار سے بار بار مدینۂ مُنوَّرہ کے دَر و دیوار دہل چکے تھے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے چچا، حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قاتل اور اُن کی ناک، کان کاٹنے والے، اُن کی آنکھیں پھوڑنے والے، اُن کا جگر چبانے والے بھی اس مَجْمَع میں مَوْجُود تھے، وہ سِتم گار جنہوں نے شَمْعِ نُبُوّت کے جاں نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہیب، حضرت عمّار، حضرت خَبّاب، حضرت خُبَیْب، حضرت زید بن دَثِنَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم وغیرہ کو رَسّیوں سے باندھ باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لِٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا گھونٹا تھا۔ آج یہ سب کے سب دس بارہ ہزار مُہاجرین و اَنْصار کے لشکر کی حِراست میں مُجرِم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کُتّوں سے نُچوا کر ہماری بوٹیاں چِیلوں اور کوّوں کو کِھلا دی جائیں گی اور اَنْصار و مُہاجرین کی غَضَب ناک فوجیں ہمارے بچّے بچّے کو خاک و خُون میں مِلا کر ہماری نَسْلوں کو نِیْسْت و نابُود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخْت و تاراج (تباہ وبرباد) کرکے تہس نہس کر ڈالیں گی، ان مُجرموں کے سینوں میں خوف و ہِراس کا طُوفان اُٹھ رہا تھا۔ دَہْشَت اور ڈر سے ان کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پھَڑک رہی تھی، دل دَھڑک رہے تھے، کلیجے مُنہ میں آ گئے تھے۔ اسی مایوسی اور نااُمّیدی کی خطرناک فضا میں ایک دَم شَہَنْشاہِ رِسالت

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ رحمت اُن کی طرف مُتوَجّہ ہوئی اور اُن مُجرِموں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا کہ بولو! تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے کیا مُعامَلہ کرنے والا ہوں؟ اس دَہْشَت اَنگیز اور خوفناک سوال سے مُجرِم حواس باخْتہ ہو کر کانپ اُٹھے، لیکن جَبینِ رحمت کے پیغمبرانہ تیور کو دیکھ کر سب یَک زبان ہو کر بولے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بڑے کرم والے ہیں۔

سب کی للچائی ہوئی نظریں جَمالِ نُبُوَّت کا منہ تَک رہی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نُبُوَّت کا فیصلہ سُن جواب سُنْنے کے مُنْتَظِر تھے کہ اک دَم فاتِحِ مکّہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر مُتوقع طور پر اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرِموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہو گئیں اور اُن کی زبانوں پر جاری ہونے والے **لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه** کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے درودیوار پر ہر طرف اَنْوار کی بارش ہونے لگی اور ایک دَم ایسا محسوس ہونے لگا کہ

جہاں تاریک تھا، بے نُور تھا اور سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا[1]

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد**

سُبْحٰنَ اللّٰه! دیکھا آپ نے کہ جانی دُشمنوں کے ساتھ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1 . . . سیرتِ مصطفیٰ، ۴۳۷ تا ۴۴۱ بتغیر قلیل

کس قدر اچھا سُلوک فرماتے، حیرت بالائے حیرت یہ کہ ظلم و ستم کی آندھیاں چلانے والے اگرچہ اس وقت تک دولتِ اسلام سے مُشَرَّف نہ ہوئے تھے مگر جانتے تھے کہ ذاتی انتقام لینا کبھی بھی اِن کی فطرت میں شامل نہ رہا جیسا کہ اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ یعنی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی کسی مُعاملے میں اپنی ذات کے لئے انتقام نہ لیا۔[1] لہٰذا فتحِ مکّہ کے دن اُن کی ہمت بندھی کہ اگر اس وقت بھی ہم ان سے لُطف و کرم کی بھیک طلب کریں گے تو یہ رحیم و کریم ہیں مایوس نہیں کریں گے۔ ذرا سوچئے کہ جب غیروں کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لُطف و کرم کا یہ عالَم ہے تو جن کے ہاتھوں میں دامنِ مُصْطَفٰے ہے، جن کے سینوں میں عشقِ حبیب کی شمع روشن ہے، جو شب و روز ان کی پاک بارگاہ میں دُرود و سلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں، جو غمِ مُصْطَفٰے میں بے قرار رہتے ہیں، جن کی آنکھیں یادِ مُصْطَفٰے میں اشکبار رہتی ہیں، جو ان کی سنّتیں خُود بھی اپناتے ہیں اور دُوسروں کی بھی اس کی ترغیب دلاتے ہیں، اُن خُوش نصیبوں پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کس قدر کرم نوازیاں ہوتی ہوں گی۔ اے کاش ہمیں بھی حُسنِ اَخلاق کی نعمت نصیب ہو اور ہمارا بھی بیڑا پار ہو جائے۔

مرے اَخلاق اچھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں　　بنا دو مجھ کو تم پابندِ سنّت یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے اسلامی بھائیو!** یقیناً اچھے اَخلاق سے انسان کی دُنیا و آخرت سنور جاتی ہے، انسان اگر مالدار نہ بھی ہو مگر اُس کے اَخلاق اچھے ہوں تو ہر کوئی اُسے دوست رکھتا

1 . . . بخاری، کتاب الادب، باب قول النبی یسروا . . . الخ، ۴/۱۳۳، حدیث: ۶۱۲۶

ہے، سب اُس کے گرویدہ ہو جاتے ہیں، اُس کے اَخْلاق سے مُتاثِّر ہو کر لوگ اس کا بے حد اَدَب و احترام بجالاتے نیز اُس کی باتوں کو تَوَجّہ سے سُنتے اور خاص اہمیت دیتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ حُسنِ اَخْلاق کا دامن ہر گز ہر گز ہاتھ سے نہ چھوڑیں، حُسنِ اَخْلاق کی اہمیت کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف اپنے عمل کے ذریعے زندگی بھر لوگوں کے ساتھ حُسنِ اَخْلاق کا برتاؤ کِیا بلکہ اپنے غُلاموں کو بھی حُسنِ اَخْلاق اختیار کرنے کا درس دیتے ہوئے بارہا اس کے دُنیوی اور اُخروی فوائد بھی بیان کئے۔ آیئے اس ضمن میں سات (7) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. حضور سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو اپنے اموال سے خُوش نہیں کرسکتے لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خُوش اَخْلاقی اُنہیں خُوش کرسکتی ہے۔[1]
2. تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ پاک سے ڈرتے رہا کرو، گُناہ سرزد ہو جائے تو نیکی کرلیا کرو وہ نیکی اُس گُناہ کو مِٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اَخْلاق کا برتاؤ کِیا کرو۔[2]
3. چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی حقیر نہ جانا کرو، چاہے وہ نیکی یہی ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملو۔[3]
4. کل قیامت کے دن بندۂ مومن کے میزانِ عمل میں حُسنِ اَخْلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں ہو گا اور بے شک فحش گوئی اور بدکلامی کو اللہ پاک پسند نہیں فرماتا۔[4]

1 . . . شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۵۴، حدیث: ۸۰۵۴
2 . . . ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجآء فی معاشرة الناس، ۳/۳۹۷، حدیث: ۱۹۹۴
3 . . . مسلم، کتاب، باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء، ص ۱۴۱۳، حدیث: ۲۶۲۶
4 . . . ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجآء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۳، حدیث: ۲۰۰۹

5. دو خصلتیں ایسی ہیں جو مُنافق میں نہیں پائی جاسکتیں، اچھے اَخلاق اور دین کی سمجھ۔ [1]

6. اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ایمان میں زیادہ کامل وہ مومنین ہیں جن کے اَخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ [2]

7. میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہوں گے جن کے اَخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔ [3]

**پیارے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ حُسنِ اَخلاق کے کیسے زبردست فضائل احادیثِ مُبارکہ میں بیان کئے گئے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق والوں کو کامل مومن قرار دِیا گیا ، کل بروزِ قیامت میزانِ عمل میں حُسنِ اَخلاق نہایت وزنی اور قدر و قیمت والا عمل ہوگا اور سب سے بڑی خُوش نصیبی اُن کیلئے یہ ہے کہ اُنہیں پیارے آقا مکی مدنی مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرب نصیب ہوگا، نیز حدیثِ پاک کی روشنی میں حُسنِ اَخلاق کا ایک دُنیوی فائدہ بھی پتا چلا کہ جس شخص کو مال و دولت کے ذریعے خُوش نہیں کِیا جاسکتا اُسے اپنے اچھے اَخلاق سے بآسانی خُوش اور متأثر کِیا جاسکتا ہے، اِس کے برعکس بداَخلاقی کرنے والے سے ہر کوئی بیزار دکھائی دیتا ہے، ایسا شخص آہستہ آہستہ لوگوں میں اپنا وقار کھودیتا ہے نیز اس کی بات کو کوئی اہمیت دینے کیلئے تیار نہیں ہوتا، جیسا کہ

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کا

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، ۴/۳۱۳، حدیث: ۲۶۹۳

2 ۔۔۔ ابو داؤد، کتاب السنة، باب الدلیل... الخ، ۴/۲۹۲، حدیث: ۴۶۸۲

3 ۔۔۔ ترمذی، کتاب البر و الصلة، ماجاء فی معالی الاخلاق، ۳/۴۰۹، حدیث: ۲۰۲۵

تجربہ بارہا ہوا کہ ❀ اچھے اَخلاق والے کی دُنیا دوست ہوتی ہے، بُرے اَخلاق والے کے سب دشمن، گھر والے بھی اور باہر والے بھی، ❀ اچھے اَخلاق والے کی گھر اور باہر والے سب تعظیم اور خدمت کرتے ہیں، بُرے اَخلاق والا ہر جگہ سزا ہی پاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،۵/۱۶۷،بتغیر قلیل) لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ لوگ ہم سے محبت کریں، ہماری بات توجّہ سے سُنیں اور کوئی بھی ہم سے بیزار نہ ہو تو ہمیں چاہیے کہ ہم ہر مسلمان سے خُوش اَخلاقی سے پیش آئیں، بدقسمتی سے آج کل مسلمان اِس مُعاملے میں بھی پستی کا شکار ہیں، مالداروں یا پڑھے لکھوں کے ساتھ تو پھر بھی حُسنِ سُلوک کا مظاہرہ کِیا جاتا ہے مگر غریبوں، اَن پڑھوں یا کم پڑھے لکھوں کے ساتھ تو بداَخلاقی اور بدتمیزی کی اِنتہا کردی جاتی ہے، بالخصوص اپنے گھر کے اَفراد کے ساتھ تو اَخلاقیات کا عُموماً لحاظ نہیں کِیا جاتا، بعض لوگ باہر والوں کے ساتھ تو حُسنِ اَخلاق سے پیش آتے ہیں مگر گھر میں آتے ہی نجانے اُنہیں کیا ہوجاتا ہے کہ حُسنِ اَخلاق، عاجزی و ملنساری بُھلا کر شیر چیتے کی طرح دھاڑتے اور رُعب جماتے ہیں، حالانکہ یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات کے سَراسَر خلاف ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو بڑے چھوٹے، امیر و غریب حتی کہ غُلاموں سے بھی حُسنِ سُلوک کا برتاؤ فرمایا کرتے تھے۔

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ غُلاموں کی دعوت کو بھی قَبول فرمالیا کرتے تھے۔ جَو کی روٹی اور سادہ کھانے کی دعوت پیش کی جاتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے قَبول فرمالیتے۔ یعنی غریب اَفراد بیمار پڑتے تو اُن کی عیادت فرماتے، غُریب اور نادار لوگوں کو صُحبت کا شَرَف بخشتے اور اپنے اَصحاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اَجْمَعِیْن کے دَرمیان گُھل مِل کر نِشَسْت فرماتے تھے۔

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا بیان ہے کہ حُضُور تاجدارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کبھی اپنے پیچھے سواری پر اپنے کسی خَادِم کو بھی بٹھا لیا کرتے تھے۔ (1)

**پیارے اسلامی بھائیو!** ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اچھے اَخلاق کی برکتیں جس طرح باہر والوں کو نصیب ہوتی تھیں اسی طرح گھر اور خاندان والوں کے ساتھ بھی اچھے اَخلاق کا برتاؤ کرنے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کوئی ثانی نہ تھا۔

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے سوال ہوا کہ کیا نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم گھر میں کام کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اپنے نعلین مُبارَک خُود گانٹھتے، اور کپڑوں میں پیوند لگاتے اور وہ سارے کام کِیا کرتے تھے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔ (2)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدُ المصطفٰی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ روزانہ اپنی ازواجِ مطہَّرات رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ سے مُلاقات فرماتے، اپنی صاحبزادیوں رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کے گھروں پر بھی رونق افروز ہو کر ان کی خبر گیری فرماتے، اپنے نواسوں اور نواسیوں رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کو اپنے پیار و شفقت سے بار بار نوازتے، سب کی دلجوئی فرماتے، بچوں سے بھی گفتگو فرما کر ان کی بات چیت سے اپنا اور ان کا دل بہلاتے، اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری اور ان کے ساتھ انتہائی کریمانہ اور شفقت بھرا برتاؤ فرماتے الغرض آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے طرزِ عمل اور اپنی سیرتِ مُقَدَّسہ سے ایسے اسلامی

1... سیرتِ مصطفٰی، ۶۰۷ ملتقطاً بتغیر قلیل

2... مسند امام احمد، ۵۱۹/۹، حدیث: ۲۵۳۹۶

معاشرے کی تشکیل فرمائی کہ اگر آج دُنیا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مُبارَکہ پر عمل کرنے لگ جائے تو عالَم کائنات، امن وراحت اور پیار و محبت کی جنّت بن جائے۔[1]

**پیارے اسلامی بھائیو!** پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سِیرتِ طیّبہ سے ہمیں یہ دَرْس ملتا ہے کہ ہمیں رِشْتے داروں اور گھر والوں کے ساتھ بھی بہترین رویّہ اختیار کرنا چاہیے نیز جب بھی کسی کے ساتھ کوئی مُعامَلہ کرنا ہو تو ہماری کوشش یہی ہونی چاہیے کہ ہم اس کے ساتھ اچھے اَخْلاق سے پیش آئیں آیئے! بطورِ ترغیب حُسنِ اَخْلاق کے فضائل پر مشتمل چند مزید روایتیں سُنتے ہیں:

1. خوفِ خُدا اور اچھے اَخْلاق لوگوں کو سب سے زیادہ جنّت میں داخل کریں گے۔[2]
2. مسلمان کو اچھے اَخْلاق سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔[3]
3. مومن اپنے اچھے اَخْلاق کی وجہ سے رات میں عبادت کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔[4]

اَخْلاق ہوں اچّھے مرا کِردار ہو سُتھرا — محبوب کا صَدْقہ تو مجھے نیک بنا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۵)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیارے اسلامی بھائیو!** ابھی ہم نے اچھے اَخْلاق کے فضائل سُنے، جنہیں سُننے کے بعد یقیناً ہمارا بُرے اَخْلاق چھوڑنے اور اچھے اَخْلاق اَپنانے کا ذِہن بھی بنا ہو گا، لیکن سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اچھے اَخْلاق سے کیا مُراد ہے؟ تو آیئے اس بارے میں سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

1... سیرتِ مصطفٰی، ص ۶۱۳ بتغیر قلیل
2... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۱ ملخصاً
3... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۳۵، حدیث: ۷۹۹۲ مفهوماً
4... ابو داود، کتاب الادب، باب في حسن الخلق، ۴/۳۳۲، حدیث: ۴۷۹۸

## اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟

ایک شخص نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سے اچھے اَخلاق کے مُتَعَلِّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کے سامنے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوَت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہِلوں سے مُنھ پھیر لو۔

اَمیرُ المومنین حضرت مولیٰ مشکل کُشا، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں اگلوں اور پچھلوں کے بہترین اَخلاق کے متعلق تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی، یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ضرور ارشاد فرمائیے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تمہیں مَحرُوم کرے تم اسے عَطا کرو، جو تم پر ظُلم کرے تم اسے مُعاف کر دو اور جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو۔[1]

حضرت عبدُ اللّٰہ بن مُبارَک رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: خُوش مزاجی سے مُلاقات کرنا، خُوب بھلائی کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا اچھے اَخلاق میں سے ہے۔[2]

ہو اَخلاق اچّھا ہو کِردار سُتھرا مُجھے مُتّقِی تُو بنا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...شعب الایمان، باب فی صلة الارحام، ۶/۲۲۲، حدیث: ۷۹۵۶

2 ...ترمذی، کتاب البروالصلة، باب ماجاءفی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۲

**پیارے اسلامی بھائیو!** اولاد اللہ پاک کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اور اس کی قدر وہی جانتا ہے کہ جو اس نعمت سے محروم ہو، باپ کو اپنی اولاد سے بے پناہ محبت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ انسان خُود پر آنے والے مصائب و آلام تو ہنسی خُوشی برداشت کرلیتا ہے لیکن اگر کوئی اس کی اولاد کوڈرائے، دھمکائے، یاکسی بھی قسم کانُقصان پہنچائے تووہ برداشت نہیں کرتا اور اولاد کو تکلیف دینے والے کے ساتھ سختی سے پیش آتا ہے۔ مگر قربان جایئے صاحبِ خُلقِ عظیم، محبوبِ ربِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کہ ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ کی پیاری شہزادی حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے ذریعے بھی انتہائی سخت تکلیف دی گئی مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خُلقِ عظیم سے اس تکلیف دینے والے کو بھی مُعاف فرمادِیا۔

## بیٹی کو اذیت دینے والے کو بھی مُعافی سے نوازدِیا

تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شہزادی حضرت زَیْنَب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو اُن کے شوہر ابُو الْعَاص بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے غَزوۂ بدر کے بعد مدینۂ مُنَوَّرہ کے لئے روانہ کِیا۔ جب قُرَیْشِ مکّہ کو اُن کی روانگی کا عِلْم ہوا تو اُنہوں نے حضرت زَیْنَب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا پیچھا کیا حتّٰی کہ مقامِ ذِیْ طُویٰ میں اُنہیں پالیا۔ ہَبَّار بن اَسْوَد نے حضرت زَیْنَب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو نیزہ مارا جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اُونٹ سے گر گئیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا حمل ضائع ہو گیا۔ (1)

حضرت جُبَیْر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مقامِ جِعِرَّانَہ (جِ۔عِر۔رَانَہ) سے واپسی پر ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1 . . . سیرت نبویّۃ لابن ہشام، غزوۃ بدر الکبری، خروج زینب الی المدینۃ، ص ۲۷۰ - ۲۷۱ ملخصاً

کے دروازے سے ہَبّار بن اَسْوَد (جس نے ابھی تک اسلام قبول نہ کِیا تھا) داخل ہوا (اور بیٹھ گیا)، صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہَبّار بن اَسْوَد (آیا ہے)۔ اِرشاد فرمایا: میں نے اِسے دیکھ لیا ہے۔ ایک شخص اُسے مارنے کے لئے کھڑا ہوا تو نبیِ مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کِیا۔ ہَبّار نے کھڑے ہو کر کہا، اے اللہ (پاک) کے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! آپ پر سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اللہ (پاک) کے رسول ہیں۔ یارَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! میں آپ سے بھاگ کر کئی شہروں میں گیا اور میں نے چاہا کہ عَجَمِیّوں (یعنی غیر عربیوں) کے مُلکوں میں جا کر رہوں، پھر مجھے آپ کی نرمْ دِلی، صِلَۂ رِحمی نیز جہالت کا برتاؤ کرنے والے سے آپ کا دَرْگُزر کرنا یاد آگیا۔ اے اللہ (پاک) کے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! ہم شرک میں مبتلا تھے پھر اللہ (پاک) نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وسیلے سے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں ہلاکت سے نَجات بخشی لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میری جہالت اور میری اُس بات سے جس کی آپ تک خبر پہنچی ہے دَرْگُزر فرمائیں کیونکہ میں اپنے بُرے کام کا اِقرار اور اپنے گناہ کا اِعتراف کرتا ہوں۔ تو رحیم و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جاؤ میں نے تمہیں مُعاف کر دِیا۔ اللہ پاک نے تم پر اِحسان کِیا ہے کہ اُس نے تمہیں اِسلام کی ہدایت دے دی اور اِسلام پچھلے تمام گُناہوں کو مِٹا دیتا ہے۔ (1)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی     کوئی کمی سَرْوَرا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائق بخشش، ص۲۷۱)

1 ... الاصابہ، حرف الھاء، الھاء بعدھا الباء، ۶/ ۴۱۳-۴۱۲

**پیارے اسلامی بھائیو!** سُنا آپ نے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ عفو و دَرْ گُزر اور خلقِ عظیم کے کیسے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں، یقیناً آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مالک و مختار ہیں اگر چاہتے تو ہَبّار بن اَسْوَد کے لئے ہلاکت کی دُعا فرمادیتے تو اللہ پاک اسے صفحۂ ہستی سے مٹادیتا مگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسا کچھ نہ کِیا، ذرا غور کیجئے کہ رحیم و کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بے مثال فضل و احسان اور خلقِ عظیم سے ہر خاص و عام متاثر تھا، کیوں؟ وہ اس لئے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے اور خُلقِ عظیم کے باکمال منصب سے نوازے گئے ہیں، آپ ہی کے در سے دکھ درد دینے والے مجرموں میں مُعافی کے پروانے تقسیم کئے جاتے اور ظلم و زیادتی کے بدلے میں دُعائیں دی جاتی ہیں، چُنانچہ

## قوم کے لئے دُعائے ہدایت

غزوہ اُحُد میں جب مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارَک دندان (کے کچھ حصے) کو شہید اور چہرۂ انور کو زخمی کر دِیا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان لوگوں کے لئے اس طرح دُعا فرمائی کہ اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ پاک میری قوم کو ہدایت عطا فرما کیونکہ یہ لوگ مجھے جانتے نہیں۔(1)

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں      سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سُن کر دُعائیں دیں

**پیارے اسلامی بھائیو!** ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَخلاقِ حَسَنہ کے عظیم مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں اچھے اَخلاق کی

1 ...شفاء، الجزء الاول، اما الحلم، ۱/۱۰۵ ملتقطاً

دُعامانگا کرتے تھے جس میں یقیناً ہم غُلاموں کے لئے یہ تعلیم ہے کہ ہم بھی اچھے اَخلاق اختیار کریں اور اللہ پاک سے اچھے اَخلاق ملنے کی دُعامانگا کریں۔ چُنانچہ

حضرت عبدُاللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یوں دُعامانگا کرتے تھے: اے اللہ پاک! تُو نے میری صورت اچھی بنائی ہے لہٰذا میرے اَخلاق بھی اچھے بنادے۔(1)

بنادو صبر و رضا کا پیکر بنوں خُوش اَخلاق ایسا سرور

رہے سَدا نرم ہی طبیعت نبیِّ رحمت شفیعِ امّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

## بداَخلاقی کے دینی و دنیوی نُقصانات

**پیارے اسلامی بھائیو!** یاد رکھئے! اچھے اَخلاق کی لازوال نعمت سے مالا مال خُوش نصیب مسلمان دُنیا و آخرت میں کامیاب و کامران اور سب کا محبوب ہوتا ہے جبکہ بُرے اَخلاق کی بیماری میں مبتلا لوگوں کو دُنیا و آخرت میں شرمندگی و افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ آیئے! بُرے اَخلاق کے چند دینی اور دُنیوی نُقصانات کے بارے میں سُنتے ہیں چُنانچہ

❀بداَخلاقی نحوست ہے، ❀بداَخلاقی خُود بھی بدعملی ہے اور بہت سی بدعملیوں کا ذریعہ

1 ...ابن حبان، کتاب الرقاق، باب الادعية، ذكر ما يستحب للمرء ان يسأل الله... الخ، ۲/ ۱۵۴، حديث: ۹۵۵

ہے۔[1] ❀جھوٹ، خیانت، وعدہ خلافی، بدمعاملگی سب بداَخلاقی کی شاخیں ہیں۔[2] ❀بد اَخلاقی آپس کے اختلاف کا باعث ہے۔[3] ❀بداَخلاقی آپس میں بغض و حسد اور جدائی پیدا کرتی ہے۔[4] ❀بداَخلاقی سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پناہ طلب فرمائی۔[5] ❀بد اَخلاقی وبدزبانی سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے، ❀بداَخلاق عمل کو ایسے خراب کرتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کردیتا ہے۔[6] ❀بداَخلاقی کے سبب گاہک دکاندار کے پاس آتے ہوئے ہچکچاتے ہیں، ❀بداَخلاقی بُرا شگون ہے،[7] ❀بداَخلاقی اگر انسانی شکل میں ہوتی تو وہ (بہت)بُرا آدمی ہوتا،[8] ❀اللہ پاک کے نزدیک سب سے بڑی برائی بُرے اَخلاق ہیں۔[9] ❀بےشک بے حیائی اور بد اَخلاقی کا اسلام کی کسی چیز سے کوئی تعلق نہیں۔[10] ❀بد اَخلاقی تبلیغِ دین کی راہ میں بہت بڑی رُکاوٹ ہے، ❀بد اَخلاقی سے بسا اوقات میاں بیوی میں طلاق کی نوبت آجاتی ہے، ❀بداَخلاقی کی نحوست سے گھر کا سُکون برباد ہوجاتا ہے، ❀بداَخلاق ایک گُناہ سے توبہ کرتا ہے تو اُس سے بدتر گُناہ میں گرفتار ہوجاتا

1...مرأۃ المناجیح، ۶/ ۴۳۶

2...مرأۃ المناجیح، ۶/ ۴۳۶

3...احیاء العلوم، ۲/ ۵۶۹ بتغیر قلیل

4...احیاء العلوم، ۲/ ۵۶۹

5...ابو داود کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، حدیث: ۱۵۴۶، ۲/ ۱۳۰ ماخوذاً ومفهوماً

6...معجم کبیر، محمد بن کعب... الخ، ۱۰/ ۳۱۹، حدیث: ۱۰۷۷۷

7...کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الثانی... الخ، الجزء ۳، ۲/ ۱۷۸، حدیث: ۷۳۴۳

8...کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الثانی، الفصل الاول، الجزء الثالث، ۲/ ۱۷۸، حدیث: ۷۳۵۱

9...جامع الاحادیث، ۱۹/ ۴۰۶، حدیث: ۱۴۹۲۲ ملخصاً

10...مسند احمد، مسند البصریین، حدیث ابی عبد الرحمن، ۷/ ۴۳۱، حدیث: ۲۰۹۹۷

ہے۔[1] ❀بداَخلاقی مُعاشرے کیلئے انتہائی نُقصان دہ ہے، ❀بداَخلاق اکثر بدعمل ہوتے ہیں۔[2] ❀بد اَخلاق بدترین شخص ہے۔[3] ❀بداَخلاق مخلص دوستوں کو کھو دیتا ہے، ❀بداَخلاق کے دُشمنوں میں اضافہ ہوجاتا ہے، ❀بداَخلاق کے والدین، بھائی بہنیں، بیوی بچے اور رشتے دار وغیرہ اکثر اس سے بیزار و ناراض ہی رہتے ہیں، ❀بداَخلاق شخص کے بچے اکثر ڈِھیٹ ہوتے ہیں، ❀بداَخلاق شخص دین کا کام کم جبکہ خرابیاں زیادہ پھیلاتا ہے، ❀بداَخلاق شخص روٹھے ہوؤں کو مَنانے کے بجائے اُن کی کاٹ میں مشغول رہتا ہے، ❀بداَخلاق پر اعتماد کرنا یا اُسے کوئی ذمہ داری دینا بہت بڑی بیوقوفی ہے، ❀بداَخلاق کسی کی اصلاح میں کامیاب نہیں ہوتا، ❀بداَخلاق شخص کو بارہا ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے الغرض بداَخلاقی کثیر برائیوں کا مجموعہ اور دُنیا و آخرت میں ہلاکت و بربادی کا سبب ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم نہ صرف خود اس آفت سے بچیں بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اِس سے بچتے رہنے کی ترغیب دلائیں۔ اللہ پاک سب مسلمانوں کو اچھے اَخلاق کی لازوال دولت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بھاگتے ہیں سُن لے بد اَخلاق انساں سے سبھی　　مسکرا کر سب سے ملنا دل سے کرنا عاجزی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . جامع الاحادیث للسیوطی، قسم الاقوال، ۲/۳۷۵، حدیث: ۶۰۶۴

2 . . . مراٰۃ المناجیح، ۶/۴۳۶، بتغیر قلیل

3 . . . تاریخ بغداد، احمد بن عیسی، رقم: ۲۳۴۱، ۵/۱۳۱ مفهوماً

## اَخلاق سنوارنے کے طریقے

**پیارے اسلامی بھائیو!** ابھی ہم نے بداَخلاقی کے دینی و دنیوی نُقصانات کے متعلق سنا، امید ہے کہ انہیں سن کر دل میں اس سے نفرت پیدا ہوئی ہو گی اور توبہ کا ذہن بنا ہو گا، مگر سوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سے ایسے اُمور ہیں کہ جن کی برکت سے ہم اپنے اَخلاق کو سنوارنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ تو یاد رکھئے! اَخلاق کو درست کرنا اگرچہ ایک مشکل کام ہے مگر ناممکن نہیں، ہمارا کام محض کوشش کئے جانا ہے کامیابی دینے والی ذات اللہ پاک کی ہے۔ آیئے! اَخلاق سنوارنے اور اچھے اَخلاق کا پیکر بننے کے لئے بارہویں کی نسبت سے 12 طریقے سنئے اور ان پر عمل کی کوشش بھی کیجئے:

(1) اَخلاق سنوارنے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑایئے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اَشکبار آنکھوں سے بُرے اَخلاق سے نجات کی دُعا مانگئے، (2) کسی پیرِ کامل کا دامن مضبوطی سے تھام لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ اَخلاق سنور جائیں گے، (3) اچھے اَخلاق کے فضائل اور بُرے اَخلاق کے نُقصانات پر مشتمل احادیث و روایات، واقعات اور اقوالِ بزرگانِ دین کو بار بار پڑھئے (4) دن کا اکثر حصہ خاموشی اختیار کیجئے اور حتّی الامکان لکھ کر یا اشارے سے گفتگو کی عادت بنایئے، (5) پابندی کے ساتھ تلاوتِ قرآن مع ترجمۂ قرآن کنزالایمان اور اس کے ساتھ تفسیر خزائن العرفان یا نورُالعرفان یا صراطُ الجنان کا مُطالعہ کرنے کا معمول بنالیجئے (6) بُرے لوگوں کی صحبت سے بچتے رہئے (7) دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہئے نیز ذیلی حلقے کے بارہ (12) دینی کاموں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے، (8) دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماعات میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرمایئے (9) روزانہ اپنے اعمال

کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کا رِسالہ پُر کیجئے (10) دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے کردار ساز کورس یعنی 12 دن کا **اصلاحِ اعمال کورس** یا 63 دین کا مدنی تربیتی کورس کرلیجئے۔ (11) FGN چینل پر نشر ہونے والے مختلف سلسلے دیکھتے رہیے۔ (12) دعوتِ اسلامی انڈیا کے 50 سے زائد شعبہ جات میں سے کسی شعبے میں اپنی خدمات پیش کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ ان طریقوں پر عمل کی برکت سے بُرے اَخلاق کا خاتمہ ہوگا اور اچھے اَخلاق اپنانے کا ذہن بنے گا۔

تو عطا حلم کی بھیک کر دے میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۸)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیارے اسلامی بھائیو!** صاحبِ خلقِ عظیم، محبوبِ ربِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاقِ کریمہ پر مشتمل ایسی بے شُمار احادیث وواقعات موجود ہیں کہ جنہیں سُن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں اوربُرے اَخلاق و سخت مزاج والوں کو اپنی اصلاح کی توفیق نیز اچھے اَخلاق، نرمی اور عَفْو و دَرْگُزر کی دولت نصیب ہوتی ہے جبکہ خُوش اَخلاق مسلمانوں کے اَخلاق میں مزید عمدگی اور انہیں ایمان کی تازگی میسر آتی ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب اخلاقِ مُصطَفٰے کی مزید چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے اوران کی برکتوں سے اپنے اَخلاق کو مزین کرنے کی کوشش کیجئے، چُنانچہ

## اَخلاقِ مُصطفٰے کی جھلکیاں

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"احترامِ مسلم"** میں اَخلاقِ مُصطَفٰے کی جھلکیوں

کو کچھ یوں بیان فرماتے ہیں: ❀سلطانِ دو جہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر وقت اپنی زبان کی حفاظت فرماتے اور صرف کام ہی کی بات کرتے، ❀آنے والوں کو محبت دیتے، ایسی کوئی بات یا کام نہ کرتے جس سے نفرت پیدا ہو، ❀قوم کے معزز فرد کا لحاظ فرماتے اور اُس کو قوم کا سردار مقرر فرما دیتے، ❀لوگوں کو اللہ پاک کے خوف کی تلقین فرماتے، ❀صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خبر گیری فرماتے، ❀لوگوں کی اچھی باتوں کی اچھائی بیان کرتے، بُری چیز کو بُری بتاتے اور اُس پر عمل سے روکتے، ❀ہر معاملے میں اِعتِدال (یعنی میانہ روی) سے کام لیتے، ❀لوگوں کی اِصلاح سے کبھی بھی غفلت نہ فرماتے، ❀آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اٹھتے بیٹھتے (یعنی ہر وقت ) ذِکْرُ اللہ کرتے رہتے، ❀جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی اسی کی تلقین فرماتے، ❀اپنے پاس بیٹھنے والے کے حُقُوق کا لحاظ رکھتے، ❀آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر رہنے والے ہر فرد کو یہی محسوس ہوتا کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے سب سے زِیادہ چاہتے ہیں، ❀خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے والے کے ساتھ اُس وَقت تک تشریف فرما رہتے جب تک وہ خُود نہ چلا جائے، ❀جب کسی سے مصافحہ فرماتے (یعنی ہاتھ ملاتے) تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پہل نہ فرماتے، ❀سائل (یعنی مانگنے والے) کو عطا فرماتے، ❀آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سخاوت و خُوش خُلقی ہر ایک کیلئے عام تھی ❀آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس علم، بردباری، حیا، صبر اور اَمانت کی مجلس تھی ❀آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس میں شور و غل ہوتا نہ کسی کی تذلیل (یعنی بے عزتی)، ❀آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس میں اگر کسی سے کوئی بھول ہو جاتی تو اُس کو شہرت نہ دی جاتی (یعنی اس کی غلطی کو چھپایا جاتا)، ❀جب کسی کی طرف مُتَوجّہ ہوتے تو مکمل تَوجّہ فرماتے، ❀آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کسی کے چہرے پر نظریں نہ گاڑتے تھے، ❀آپ صَلَّی اللہُ

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے، ❀ سلام میں پہل فرماتے، ❀ بچّوں کو بھی سلام کرتے، ❀ جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پُکارتا، جواب میں **"لَبَّیْك"** (یعنی میں حاضر ہوں) فرماتے، ❀ اَہلِ مجلس کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے، ❀ اکثر قبلے کی جانب رخ کرکے بیٹھتے، ❀ اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے، ❀ بُرائی کا بدلہ برائی سے دینے کے بجائے معاف فرما دِیا کرتے، ❀ اپنی ذات کی وجہ سے کبھی کسی کو نہ مارا، نہ کسی غُلام کو نہ ہی کسی عورت (یعنی زَوجہ وغیرہ) کو مارا، ❀ گفتگو میں نرمی ہوتی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بروزِ قیامت لوگوں میں سب سے بُرا وہ ہے جس کو اُس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ چھوڑ دیں۔[1] ❀ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بات کرتے تو (اِس قدر ٹھہراؤ ہوتا کہ) لفظوں کو گننے والا گن سکتا تھا، ❀ طبیعت میں نرمی تھی اور ہَشّاش بَشّاش رہتے، ❀ نہ چِلاتے، ❀ سخت گفتگو نہ فرماتے، ❀ کسی کو عیب نہ لگاتے، ❀ بخل نہ فرماتے، ❀ اپنی ذاتِ والا کو بالخصوص تین (3) چیزوں، جھگڑے، تکبر اور بے کار باتوں سے بچا کر رکھتے ❀ کسی کا عیب تلاش نہ کرتے، ❀ صرف وہی بات کرتے جو (آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حق میں) باعث ثواب ہو، ❀ مُسافر یا اجنبی آدمی کے سخت کلامی بھرے سوال پر بھی صبر فرماتے، ❀ کسی کی بات کو نہ کاٹتے البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اُس کو منع فرماتے یا وہاں سے اُٹھ جاتے، ❀ سادَگی کا عالَم یہ تھا کہ بیٹھنے کیلئے کوئی مخصوص جگہ بھی نہ رکھی تھی، ❀ کبھی چٹائی پر تو کبھی یوں ہی زمین پر بھی آرام فرمالیتے، ❀ کبھی قَہْقَہَہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ ہوں تو سُن لیں) نہ لگاتے، ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سب سے زیادہ مسکرانے والے تھے (یعنی موقع کی مناسبت سے)۔ حضرت عبدُاللہ بن حارث رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے

1...احیاءالعُلوم، ج ۲ ص ۴۵۱

ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔[1]

یا الٰہی! جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں اُن تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . احترامِ مسلم، ص۲۸تا۳۰